تحفظِ ختمِ نبوت

کا کام کرنے کی

اہمیت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

5877456

www.khatm-e-nubuwwat.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کو آخری پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری کتاب قرآن مجید نازل کی اور اسلام کے بارے میں فرمایا ''آج میں نے تمھارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمھارے لیے دین اسلام کو ہی پسند فرمایا (سورۃ مائدہ آیت 3)'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے متعلق اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا O''

ترجمہ: ''نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے مردوں میں سے کسی مرد کے باپ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور ہے اللہ ہر چیز کا جاننے والا (سورۃ احزاب آیت 40)''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر ایک سو آیات واضح طور پر دلالت کرتی ہیں اور دو سو دس احادیث مبارکہ واضح طور پر تشریح کے ساتھ مسئلہ ختم نبوت پر دلالت کر رہی ہیں۔ مسئلہ ختم نبوت پر اتنی زیادہ وضاحت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ پاک اس مسئلہ میں کس قدر حساس ہیں۔ مسئلہ ختم نبوت دین اسلام کا واحد بنیادی مسئلہ ہے دین کے باقی تمام مسائل اس مسئلہ کے گرد گھومتے ہیں۔ کلمہ طیبہ کی روح مسئلہ ختم نبوت ہے۔ کلمہ طیبہ کا دل مسئلہ ختم نبوت ہے۔ اگر کلمہ طیبہ میں سے مسئلہ ختم نبوت نکال دیا جائے تو دین اسلام کی حیثیت ایسی ہو جاتی ہے جیسے کٹی ہوئی شہ رگ والا جسم یا ایسا جسم جس میں دل دھڑکنا بند کر دے۔ مسئلہ ختم نبوت پر اتنی زیادہ آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ بیان کرنے کی ضرورت اس لیے بھی تھی کہ جھوٹے کذاب، مدعی نبوت اور ان کے ساتھ مل جانے والے مرتدین و زندیق ہر دور میں پیدا ہونے کی پیشین گوئی موجود ہے۔ انھی مرتدین اور ان کا مقابلہ کرنے والوں کے بارے میں اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ:

''يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَنۡ يَّرۡتَدَّ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ فَسَوۡفَ يَاۡتِى اللّٰهُ بِقَوۡمٍ يُّحِبُّهُمۡ وَيُحِبُّوۡنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ. يُجَاهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوۡنَ لَوۡمَةَ لَآئِمٍ ط ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ O''. (سورۃ المائدہ: آیت نمبر 54)

ترجمہ: اے ایمان والو! جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم پیدا کر دے گا جس سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی۔ مہربان ہونگے وہ مسلمانوں پر اور تیز ہونگے کافروں پر۔ جہاد کرتے ہونگے اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہیں عطاء فرمائیں اور اللہ تعالیٰ بڑے وسعت والے ہیں بڑے علم والے ہیں۔

اس آیت شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایک پیشین گوئی فرمائی ہے اور پیشین گوئی ہے اس امت کے اندر فتنہ ارتداد کے ظاہر ہونے کی اور صرف پیشین گوئی ہی نہیں فرمائی بلکہ حق تعالیٰ شانہ نے ان مرتدین کے مقابلہ میں ایک جماعت کو لانے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ ایک پیشین گوئی ہے مرتدوں کے ظاہر ہونے کی کہ اس امت میں مرتدین ظاہر ہوں گے اور دوسری پیشین گوئی ہے ان مرتدین کی سرکوبی کے لئے کہ ان کے مقابلے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو کھڑا کرے گا اور اس کے اوصاف بیان فرماتے ہوئے حق تعالیٰ شانہ نے چھ صفتیں ذکر فرمائیں۔

نمبرایک ''یحبھم'' اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتے ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہونگے۔ دوسری صفت یہ ذکر کی ''ویحبونہ'' کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہونگے اللہ تعالیٰ کے محبّ اور عاشق ہونگے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبوبیت کا تمغہ پہلے دیا اور محبت کا بعد میں دیا۔ محبوب پہلے نمبر پر اور محبّ بعد میں باقی ہر جگہ ہر مقام پر محبّ کو پہلے نمبر پر اور محبوب کو دوسرے نمبر پر رکھا ہے یہ سعادت اور بلند درجہ صرف مرتدین کا مقابلہ کرنے والوں کے لئے ہے۔ تیسری صفت ذکر کی کہ ''اذلۃ علی المومنین'' مومنوں کے مقابلے میں سرنیچا کر کے رہیں گے اور حقیر بن کر رہیں گے مطلب یہ ہے کہ اوپر ہونے کے باوجود مومنوں کے سامنے سر جھکا کر رہیں گے۔ ان کی تواضع کا یہ عالم ہوگا کہ سب کچھ موجود ہونے کے باوجود اپنے علم وفضل کے باوجود، اپنی محبوبیت اور محبت کے باوجود ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کے سامنے بھی نیچا ہو کر رہیں گے اور اپنے آپ کو اونچا نہیں کہیں گے۔ چوتھی صفت یہ کہ ''اعزۃ علی الکافرین'' کافروں کے مقابلے میں معزز اور سر بلند ہو کر رہیں گے۔ ان کا سر نیچا کریں گے۔ پانچویں صفت یہ کہ ''یجاھدون فی سبیل اللہ'' وہ اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے مجاہد ہونگے اور مجاہد بھی ''المجاھد فی سبیل اللہ''۔ سربکف جہاد تین قسم کا ہوتا ہے اول جہاد مال کے ساتھ ہوتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مالی قربانیوں کے ریکارڈ پیش کئے دوم قلم اور زبان کے ساتھ جہاد کرنا اور کبھی بھی باطل کے ساتھ مصلحت نہ کرنا اور سوم ضرورت ہو تو بارگاہ الٰہی میں نذرانہ سر پیش کر دینا اور چھٹی صفت یہ کہ ''ولا یخافون لومۃ لائم'' وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے چاہے کوئی سر پھرا کہے کوئی مذہبی جنونی کہے اور کوئی سیاسی اغراض ومقاصد کا طعنہ دے جس کے منہ میں جو آئے کہے۔ آخر میں فرمایا ''ذالک فضل اللّٰہ'' یہ اللہ کا فضل ہے ''یوتیہ من یشاء'' وہ یہ فضل عطا فرما دیتا ہے جس کو چاہتا ہے یہ ہر ایک کو نہیں ملتا یہ دولت عظمیٰ اللہ پاک کسی کسی کو نصیب فرماتے ہیں ''واللہ واسع علیم'' اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا ہے اور اس کے لئے عطا کرنا مشکل نہیں اور ساتھ کے ساتھ علیم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس کو کونسی چیز دی جائے یہ خلاصہ ہے اس آیت کا۔

جس وقت یہ آیت شریفہ: ''یٰاایھاالزین آمنو من یرتد منکم عن دینہ فسو ف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ'' نازل ہوئی، اس وقت بھی کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہ فضیلت کس کے ہاتھ میں ہے اور یہ سعادت کس کے حصے میں آنے والی ہے؟ یہ تاج کس کے سر پر سجایا جائے گا اور محبت اور محبوبیت کا شاندار تمغہ کس کو عطا کیا جائے گا؟ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد فتنہ ارتداد پھیلا۔ لوگ مرتد ہوئے انہی مرتدوں میں جھوٹے مدعیان نبوت بھی تھے اور ان جھوٹے مدعیان نبوت میں سرفہرست مسیلمہ کذاب تھا نجد اور یمامہ کا علاقہ مسیلمہ کذاب کے قبضے میں تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے تاج وتخت ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کو برداشت نہ کیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ صدیق ؓ تو زندہ ہو اور اس کے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند نبوت پر کوئی بدطینت بیٹھنے کی ناپاک جسارت کرے۔ صحابہ کرام ؓ کا سب سے پہلا اجماع بھی اس موقع پر ہوا کہ ''مدعی نبوت اور اس کے ساتھیوں کو جہنم واصل کرنا ہی منشائے خداوندی ہے'' حضرت صدیق اکبر ؓ نے پہلا لشکر عکرمہ ؓ بن ابوجہل کی قیادت میں روانہ کیا

اور بعد میں شرجیل بن حسنہ ؓ کو بھیجا جب دونوں لشکروں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تو صدیق اکبرؓ نے ان کی مدد کے لیے سیف اللہ خالد بن ولید ؓ کے لشکر کو روانہ کیا حضرت عمرؓ کے مشورے سے صحابہ بدر کو بھی شریک کیا گیا حالانکہ صدیق اکبرؓ کی پالیسی تھی کہ جنگوں میں اہل بدر کو شامل نہ کیا جائے۔نوجوانوں کی کثیر تعداد، حفاظ، قراء، مفسرین، محدثین اور بڑے بڑے صحابہ کرامؓ کی کثیر تعداد بھی شامل ہوئی زبردست جنگ ہوئی بالآخر اللہ پاک نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی مسیلمہ کذاب کے چالیس ہزار لشکر میں سے ستائیس ہزار سپاہی میدان جنگ میں مارے گئے اور ان کے ساتھ مسیلمہ کذاب بھی جہنم واصل ہو جاتا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توحید کو پھیلانے شرک وکفر کو مٹانے اور اسلام کی تبلیغ کے لئے جتنی لڑائیاں اور جنگیں ہوئیں، ان سب میں شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد تقریباً دوسوانسٹھ کے لگ بھگ ہے۔جبکہ زمانہ خلافت سیدنا صدیق اکبرؓ میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے ہم خیال منکرین ختم نبوت کی سرکوبی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے لڑی گئی صرف ایک جنگ میں مرتبہ شہادت سے سرفراز ہونے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد بارہ سو سے زیادہ ہے۔جن میں سات سو شہداء حفاظ وقراء قرآن کریم اور بدری صحابہ کرامؓ تھے۔اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرام کو پورے اسلام کے دفاع کے لئے اتنی قربانی نہیں دینی پڑی جتنی صرف عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دینی پڑی۔

اس آیت کریمہ کا سب سے پہلا مصداق حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور ان کی جماعت کے حضرات تھے جنہوں نے مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کیا اور اللہ پاک نے چھ کی چھ صفات ان کی ذات میں جمع کردی تھیں۔آئندہ زمانوں میں ارتداد کے فتنے ظاہر ہوتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے اور اپنی اس پیشین گوئی کے مطابق ان مرتدین کے مقابلے میں ایک قوم کو لاتا رہے گا جن کے پیشوا اور امام حضرت ابوبکر صدیق ؓ ہیں۔حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی سرپرستی میں چلنے والی اس جماعت کے دور حاضر کے ممبران وہ ہیں جو ان مرتدوں اور زندیقوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔

یہ قادیانیوں سے مقابلہ کرنا قرآن کریم کی اس آیت کی رو سے ان چھ انعامات کے ملنے کی سند اور ضمانت ہے۔جو شخص چاہے افسر ہو یا عام آدمی ہو، تاجر ہو یا مزدور ہو، وکیل ہو یا ملاں ہو، مولوی ہو یا مسٹر ہو جو شخص بھی اس آیت کا مصداق بننا چاہتا ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معیت میں اور ان کی اقتداء میں اس آیت کے تحت میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اس زمانے میں وہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت اور اس کی ذرّیت (قادیانیوں) کا مقابلہ کرے۔اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے کوشش کرنا ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کا یقینی ذریعہ ہے۔